سوال

(347) قضیہ فلسطین اس کا کیا حل ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قضیہ فلسطین، جس کی پیچیدگی اور سنگینی میں اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے، اس کے حل کی کیا صورت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بے شک ایک مسلمان کو اس بات سے بہت دکھ ہے کہ قضیہ فلسطین انتہائی سنگین صورت اختیار کرگیا ہے اور دن بدن اس کی سنگینی میں مزید اضافہ ہوتا جارہا ہے اور اس کی پیچیدگی اور بھی گھمبیر صورت اختیار کرتی جارہی ہے اور اب تو نوبت یہاں تک آپہنچی ہے جو بے حد المناک ہے ۔ اس کا سبب یہ ہے کہ فلسطین کے پڑوسی مسلمان ممالک باہمی اختلاف کا شکار ہیں ، دشمن کے خلاف ان کی صفوں میں اتحاد نہیں اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ انہوں نے اسلام کے احکام پر پابندی سے عمل کرنا چھوڑ دیا ہے ،جس کے ساتھ فتح ونصرت کو مشروط قرار دیا گیا تھا اور جس کے ماننے والوں سے یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ انہیں زمین میں حکومت اور غلبہ وتسلط سے نوازا جائے گا۔ یہ صورت حال اس طرف اشارہ کررہی ہے کہ اگر فلسطین کے پڑوسی اسلامی ممالک نے اپنی صفوں کو ازسر نو متحد نہ کیا اور اپنے اپنے ملکوں میں دین اسلام کو مکمل طور پر نافذ نہ کیا تو یہ مسئلہ جوان ے کےلئے بلکہ سارے عالم اسلام کے لئے بے حد اہمیت کا حامل ہے، حل نہ ہوگا بلکہ مزید خطرناک صورت اختیار کرجائے گا اور پھر اس کے نتائج بھی بہت خوفناک ہوں گے ۔ یہاں یہ اشارہ کرنا بھی ضروری ہے کہ مسئلہ فلسطین اول وآخر ایک اسلامی مسئلہ ہے لیکن دشمنان اسلام نے بے پناہ کوششیں شروع کررکھی ہیں تاکہ اس مسئلہ کو اسلام کے دائرہ سے باہر کردیا جائے اور غیر عرب مسلمانوں کو یہ باور کرایا جائے کہ یہ اسلامی نہیں بلکہ ایک عربی مسئلہ ہے ، لہذا غیر عرب مسلمانوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں اور بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ دشمنان اسلام اپنی اس مذموم کوشش میں کسی حدتک کامیاب بھی ہیں مگر میری سوچی سمجھی (پختہ) رائے ہے کہ یہ مسئلہ اس وقت تک حل نہ ہوگا جب تک اسے خالص اسلامی مسئلہ قرار نہیں دیا جائے گا، اس کے حل کےلئے تمام مسلمانان عالم متفق ومتحد نہ ہوں گے اور وہ یہودیوں کے خلاف اسلامی جہاد نہیں کریں گے ، صرف اور صرف جہاد ہی سے ارض فلسطین اس کے اصل باشندوں کو واپس لوٹائی جاسکتی ہے اور باہر سے آنے والے یہودیوں کو ان کے ملکوں میں بھیجا جاسکتا ہے اور فلسطینی یہودیوں کو فلسطین کے باشندوں کے حثیت سے اسلامی حکومت کے تحت رکھا جاسکتا ہے اور انہیں وہاں نہ تو اشتراکی حکومت کے تحت رکھا جاسکتا ہے اور نہ کسی سیکولر حکومت کے تحت ، محض جہاد ہی سے یہاں حق کو فتح اور باطل کو شکست ہوسکتی ہے اور اس ملک کے اصل باشندے اپنے وطن میں ایک اسلامی حکومت کے افراد کی حثیت سے ، نہ کہ کسی اور حکومت کے افراد کی حثیت سے یہاں واپس لوٹ سکتے ہیں ۔ واللہ الموفق ۔

مقالات وفتاویٰ ابن باز

صفحہ 427

محدث فتویٰ